

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ڈاکٹر ذاکر نائیک

پر ایک نظر

جناب! آپ نے جو کتابیں شمس مسک سے تعلق رکھتی ہیں؟
جناب! کیا ایک کے بارے میں ایک معلوماتی کتابچہ منظرِ حلیٰ اور فتنہ حلیٰ پر مبنی احکامات کے حوالہ سے تخلیق کیا ہے؟ اور بہت کچھ؟ مسئلہ کیجئے؟؟

تحریر: حضرت علامہ مولانا ابوالسارہ اشرف قادری مکتوبہ دی
معاون: اشرف رضا قادری سلطانپوری (نور الدینی اسلامک لبریری)
تصدیق: حضرت علامہ مولانا مظاہر اعلیٰ ملت محمد جہانگیر نقشبندی
مکتوبہ --- رابطہ ---

ای میل: nusratulhaq@yahoo.com

(۱) علامہ سید امجد علی رشتی، مولوی آدم خان، مولانا

لہری (0345-2872729)

(۲) مکتبہ اہلسنت خزانہ 28 اعلیٰ مل چوک، کلاں، ضلع راولپنڈی، تحصیل ٹیکسا۔

نظمِ نغروی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ صَلَّوْا اِلَیْهِمْ اَلْوَکَلَامَ عَلَیْکُمْ بِاَرْسُولِ اللّٰهِ اَعْلَمَ

اَلْخِصْرَ اَطْلَعْتُمْ اَمَّا بَعْدُ

آج کا رسہ سا سٹلا کیل یا لا آج قری میں دیکھ میں نہیں ایک صاحب عام
"جواب دلا ایک" آتے ہیں جو کہ نہ سٹلا دیا صرف - ف فی خدا ہے سے گفتگو
بجھ دیا نہ کہ جس کے حالات کے جواب دیتے تھے اور نہ دیکھا کہ صاحب
نے فی جہاں ارادہ والا اختیار کیا ہوا تھا۔ مسلمانوں میں جو یہ مختلف باتیں کر کے
دار سے میں بیٹھ دیا نہ کہ کرتے تھے اور نہ کہ مسلمانوں میں جو یہ مختلف باتیں کرتے
وہاں آپ میں سے کسی کو بھی غلط ملاحظہ نہ کرنا ہوتا ہے۔ اس کا یہ انداز قابل ملاحظہ نہ تھا۔
بڑی غلطی ہوتی تھی کہ کوئی شخص فی جہاں ارادہ والا نہیں اپنے مخصوص ارادہ میں مبلغ
اور نہ کام کر رہا ہے لیکن انہوں میں مدافعوں کو ڈاکٹر صاحب اپنے اس انداز پر
مستحق تھے کہ وہ نہ پائے اور خط ہی اپنا اصل دیکھا فی مسئلہ نہ ہوا بہت کا
وہ بہ اختیار لیا اور مسلک پر مستند آئے ہیں۔ اور آپ ڈاکٹر صاحب آئے ہیں
مختلف۔ کاتب قرآن اور احادیث کے حوالہ دیا کہ اس کا حق نظر آتے ہیں۔ لیکن مسئلہ یہ
دیکھنے کی حد سے نہ تھا بلکہ کہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ دیکھنے کی حد سے اسلام کو نقصان پہنچا
ہے۔ لیکن غلام اناس کے ایمان میں یہ شک و شبہات پیدا کرنے کی کوشش کر رہا
ہیں کہ اگر کام میں عمل ہوا تو وہ نہیں پہنچی لہذا ان کے مسائل غلط ہو سکتے ہیں۔ لیکن
کہتے ہیں اسلام میں فرقہ پرستی اور بھی کہتے ہیں کہ میں یہ "اصل کچھ الجھتا ہوں"
ہوں۔ لیکن کہتے ہیں کہ حلی تاشی کی حلی فرماتے ہیں تو بھی کہتے ہیں کہ میں غلطی
اعتبار سے حلی تاشی فی ہوں۔ لیکن یہاں تک کہتے ہیں کہ کسی مسلمان کو یہ نہیں کہنا
چاہیے کہ میں حلی تاشی فی ہوں لیکن ڈاکٹر صاحب کہتے ہیں کہ کسی مسلمان کو غلط فہمی
انہما سے پیدا نہ کرنا چاہیے۔ (تو پھر مسلمان کو ایمان دینے کی نسبت سے عقاید)

کہنا بھی چاہتا ہے کہ اگر مال میں بغیر کسی مقصد کے ڈاکر صاحب سے گزارش کرنا
 انوں کو نہ ہائی فرما کر آپ کی جو چیز ہے یعنی فی مسلوں سے بہت مہارت دینی و
 صرف ای میں آپ کو مہارت و عبور حاصل ہے لہذا اسی کام آپ کی دکان کے ساتھ
 لکھا ہے۔ یہ اسلام کے اندر جو مختلف ماحول پر مبنی ہے اس کے واسطے ڈاکر
 صاحب کی تاریخ و مہارت بہت کم ہے لہذا اس پر بہت مہارت دینی و عبور دینی
 چاہیے۔ کیونکہ فی مسلوں سے بہت بہت آسان ملتی ہے اس لئے کہ صرف اس کی
 کتب کی نگاہ ہی مہارت ہی ہے لہذا سے بہت ہوشیاری میں ہیں لہذا اسلام میں قرآن
 پاک اور احادیث، نیز بہت ساری اقسام، اصول، شواہد ہیں جب تک اس کو نہ سمجھا
 جائے گا اس وقت تک اصل بات تک رسائی حاصل نہیں ہو سکتی۔ جیسا کہ قرآن پاک
 کی ہر آیت پر علماء ایمان سے نہجی آیات کی بہت ساری اقسام ہیں جن میں آیات منسوخ
 ہیں جن میں کتابت ہیں، دینی علماء قرآن پاک کی تفسیر کی اقسام ہیں جن میں اصل مندرجہ
 ہے وہ تفسیر، ادرائے حرام اور حلال میں لے جانے کا قدر ہے۔ یہ جیسا کہ کتب نگاری
 کے شرائط میں مدد ملتی ہے۔ اسی طرح احادیث کی اقسام، احادیث اربعہ، اصول
 مدد ملتا ہے بہت سارے ایسے اصول و شواہد ہیں جن کو ڈاکر صاحب ہی ضروری ہے۔
 وہ ان تمام باتوں سے ہی شخص واقف ہو سکتا ہے جس نے باقاعدہ کسی مدرسہ اسلامی
 یا تدریسی میں اسلامی تعلیم (عالم نہیں) دینی تعلیم دیا ہو اور جس شخص نے باقاعدہ
 دینی تعلیم حاصل نہ کی ہو وہ ہرگز ہرگز ان تمام باتوں سے باخبر نہیں ہو سکتا
 جسکی مدد سے علماء مسائل اور خطبہ علماء میں ناچار ہو کر رہتے ہیں خود ساختہ امور میں
 کسی کو ایسا کرنا ہے۔

ڈاکر صاحب فاضل و عالم نہیں ہے

خواب گزاری بھی ہے کہ ڈاکر صاحب نے نہ باقاعدہ کسی مدرسہ میں تعلیم حاصل کی

ہیں۔ اگر تمہیں کوئی حدیث میرے قول کے خلاف ملے تو اسے دیکھو یہ "۱۰
 بارہ" (ref 2) لہذا جب اصل ڈاکر صاحب کے اس کرام میں کی غلطی ڈاکر صاحب
 بہت عظیم کرتے ہیں اور ان کو اصل علم میں شمار کرتے ہیں ان سے بھی غلطی ہو سکتی ہے تو
 ہر ایک HBBS شخص کے قائل ہونے مسائل کیوں غلط نہیں ہو سکتے؟ تو ان
 صاحب نام اعلیٰ جو خیر **۱۱** سے انھیں تو نہیں۔ ڈاکر صاحب جو میں دھڑلے میں
 کرام سے انھیں تو نہیں۔ تو جب ان لوگوں کا کہنا ہے کہ اگر اندھ ٹیپ سے بھی
 غلطیاں ہو سکتی ہیں تو ہر طرح کی ایک سے بھی غلطیاں ہو سکتی ہیں اور یہاں بھی چند
 مسائل بیان کریں گے جس سے ڈاکر صاحب کی چند غلطیاں، کمرہ بیانیہ مسئلہ حوالہ
 جات سب کو معلوم ہو جائیں گے۔

پڑا اکثر زائر ناسوگ کا مسئلہ ۱۲

شری رام شرم شری قمر ڈاکر صاحب کی مکتوب سے یہ ظاہر ہوتا تھا کہ وہ کسی مخصوص مسئلہ پر
 صاحب فکر سے غلطی نہیں دیکھتے۔ لیکن اب ڈاکر صاحب کی کھولے سام (اسامی)
 اختلافی مسائل پر بحث اور انکار کا یہ کار کے طریقہ کار کو غلط و کمزور کہنے کے باعث
 ٹیپ سے دھڑلے ہو گئے ہیں۔ اور یہ انہوں نے اپنے اپنے حالات و حالات کی نشستوں
 کو دیکھ کر میں ایک طرف تو غلطی کی حالت کا اکت کی جس کی وجہ سے صاف ظاہر ہو گیا
 کہ یہ "نئے مسئلہ" نہیں اور اس کی طرف خواہ مخواہ کی کیا کہ "میں اصل نگاہ سے ہوں۔"
 یہی وجہ ہے کہ ڈاکر صاحب نے یہ مسئلہ اپنے الجھنے کے مسائل کے مسائل کے مسائل کے مسائل
 کیا ہے۔ جسے غلطی کی حالت کا اکت کی حالت میں آئیں وہ بھی کہتا ہے کہ یہ کیا حالت غلط
 کا نام ہے؟ یہ تو وہاں جہاں ملتا ہے ایک کھاتی جتنا دیکھو اس کی طرف نہ دیکھو
 دیکھو یہی ہے اور نہ ہی بدی اور شیر کا کھانا انہوں نے ان سب کی حالت کرتے
 ہونے انہیں فرماتے قرار دیا ہے۔ اور شیر کے بھی حالت ہے لہذا ان تمام سے

خالص اسٹیل قلعہ بن سے نکال کر ان کے گلیچہ ہانا اس بات کی واضح علامت ہے کہ اگر صاحبِ حق قلعہ بنی الجہد سے (وہ باقی) ہیں۔ آپ آجے جدا شکاری مساکین جو کے دار صاحب نے اپنی اولیہ کے پیش نظر جان کیے ہیں جن کی انکی ی جھکنا چکے۔

♦ انقلاب کے بارے میں خود ساختہ تعریف ♦

ڈاکٹر ڈاکٹر ایب صاحب سے جال اور کو "تخلیہ کے حق سے کیا فرمائے آپ؟ (ڈاکٹر ایب صاحب نے جواب دیا) تخلیہ کے حق تخلیہ لوگ کہتے ہیں انکو بد کر کے۔ تخلیہ مرنے والا ہے۔ آنا ہے مثال کے طور پر آپ کوئی جانور کوئی دوسرے کھینچے ہیں یعنی قاتلہ میں یہ کہنا ہوں کہ اگر کسی کو آپ تخلیق کر کے پھر مارتے ہیں تو اس کی بات مانتے ہیں تو کوئی اعتراض نہیں نہیں اگر وہ مانتا ہے اس کی آپ بات مانتے ہیں اس کے خلاف اگر کوئی ٹوٹ پھٹا کرتے ہیں تو ان سے کہتے ہیں کہ وہ مرنے والے ہیں۔ اگر کسی کو آپ کے اس خلاف ہی فراموشی میں دیکھ رہی آپ اس کی بات مانتے ہیں تو اس کہتے ہیں "تخلیہ"۔ (پھر کہتے ہیں) لیکن ہم اٹھیں آکر کہتا ہے کہ جو عالم کے پاس آپ کے اس خلاف ہی فراموشی میں دیکھ رہی آپ کے خلاف ہے پھر بھی آپ دوسرے کسی کے خلاف عالم ہے جس کی بات مانو ماحول ماننے کے بعد ٹوٹ پھٹا کے بعد قرآن دیکھ کر فراموشی میں دیکھ رہی آپ اس عالم کی بات مانیں اسے کہتے ہیں "تخلیہ"۔ یہ کہنا ہے کہ صاحب سے ظاہر ہے۔

ہے۔ 1983ء ہجری 1404ء

جواب: ہم نے قرآن میں بھی عرض کیا تھا کہ ایب صاحب کی دیکھنا ہمیں کو اگر کہتے ہیں لیکن اسلامی مسئلہ نہ کہ ہے۔ ہمارا صاحب ایب صاحب کو کہتا ہے کہ ہے: لیکن مسئلہ ہے ہمارا قرآن ہمارا ہی۔ کے خلاف طو سائنس مسائل چل کر ہے: پھر کیا آکر لیا ہمارا قرآن دیکھ کر کے خلاف مسائل طے رہے ہیں؟ اگر

جواب ہاں میں ہے تو اگر آپ نے ان کے پاس سے پوچھا کہ کیا ہے کہ وہ بہت دیر سے
عالم نے میں نے جواب دیا کہ ہوں کیا قرآن وحدیث کے خلاف مسائل
تائید دالے قابل احترام جان رہے ہیں توفیق جس تھپ (جیری ۱۹۴۸ء) کی آپ
بہت کر رہے ہیں یعنی جو قرآن وحدیث کے خلاف جو ایسی کوہِ مسلمانی حرام ہوتا
ہو گا وہی تھپ کا کوئی بھی مسئلہ قابل نہیں لیکن گزارش ہے کہ آپ نے جو تھپ لے
کھوئے اچھا کیا کسی کو صحیح تھپ کہتے ہیں جو قرآن وحدیث کے خلاف ہو تو یہ آپ کی
جہت دینی عقلی و علمی ہے اور ای طرح جانوروں کے گھسے میں دینی علم کا ذکر لے
کے گی علحدہ ذہنی کیا ہے۔ لیکن جواب کا خط لکھو۔

یہ تھپ کتنا دھوکا دہ ہے یہ قادیانیوں کے گھسے میں دینا ہے تو ہمارا کیا ہے اور
جوانی کے گھسے میں دینا تو ہمارا کیا ہے حدیث شریف میں آتا ہے کہ حضرت مالک
حدیث پر غصہ فرماتے تھے انہوں نے مسعودی سے مسعودی سے حدیث نقل کی تھی وہ حدیث
دینی سے ہمارا کیا تھا (تور پوتا) چوکی جاری ہے کہ مسعودی نے مسعودی سے حدیث
انہوں نے لکھا کہ "انسلت القلادۃ فی من عقلی لولعت" اے ہمارے لوگوں سے
برک کر کے گریا کرنا ہو رہا ہے کہ حدیث حضرت امام احمد رضا علیہ السلام نے جواب
دیا کہ آج اور ہمارا عقائد کے مسئلہ جواب قائم کیے ہیں۔ لیکن جواب یہ قادیانی
کسی انسان نے یہ سوال کیا ہے کہ تو "ہمارا کیا تھا" دیکھا دیکھا دیکھا دیکھا دیکھا دیکھا
ہمارے غیر مسئلہ میں کی طرف توجہ کرنا صاحب نے بھی عقل و ہوا کی حد سے اسے
جانوروں کی عقل دینی سے کہ تھپ یہ قادیانی نے دینے کی کوشش کی۔
لیکن یہ تھپ دینی سے کہ تھپ یہ قادیانی نے دینے کی کوشش کی۔
دینی آں کے تھپ نامی کے گھسے میں ہمارا دینی دینا تھا (مصرع ۱۲۲) یہی طرح
انصار النجری میں ہے کہ "القلادۃ الخسی فی العسق و عسہ الخلیل فی

الغیر: یعنی کہ ان میں بارہ پندرہ فیروزہ لکھی گئی ہیں۔ فی الواقع
 لشوہری نے ان میں سے کچھ فیروزہ لکھے ہیں۔ جلد ۳ ص ۲۹۸ علامہ
 جمال الدین اس مخطوطہ المربوطی، مکتبہ جلد ۲ صفحہ ۹۹ میں
 فیروزہ لکھے ہیں۔ صفحہ ۳۱۱ علامہ حسین بن محمد صاحب
 المکتبہ کے

فیروزہ لکھی گئی ہے۔ مکتبہ حسن سرحدی فرماتے ہیں: مکتبہ لکھی گئی کہ ان
 قول میں سے جہاں طلبہ لکھی گئی ہے کسی شخص کے قول کو اصل طلب کے بغیر
 قبول کرنا۔ فی الاصول الاربعہ ۱۱۵ کے امام بن علی فرماتے ہیں کہ فی تقلید
 اصول قبول بلا حرجہ یعنی کسی کے قول کو بدعت قبول کرنا لکھی ہے۔ فی کتاب
 المستصفیٰ ۲۳۸ کے فی تقلید العمل فی الغیر میں عرض ہے: "یعنی لکھی گئی ہے
 معنی ہے کہ اصل (طلب کے کسی کے قول) پر عمل کرنا۔ فی غنیۃ المسنونہ کے ی
 غرہ حاشیہ مسامی باب حلیہ ردی ان تکلیف حق فی فیروزہ کا شمار میں بھی لکھا گیا ہے
 مکتبہ ہے۔

فیروزہ لکھی گئی، مکتبہ حسن سرحدی فرماتے ہیں: غیر شرعی تقلید: ۲: شرعی

تقلید

غیر شرعی تقلید: غیر شرعی لکھی گئی ہے، لکھی گئی ہے کہ کسی کی بیعت کرنا جیسے
 غیب لوگ بولتی ہیں جیسے لوگ، ان کے بیعت کرنا جیسا کہ فی حدیث ہے جیسا کہ ان کے
 کی عہد غیر شرعی اگر شرعی کے خلاف ہے تو ناجائز و حرام ہے۔ جیسا کہ روایت ۱۵
 اکھبر کے کتب ۱۲۰۰ پر مکتبہ حسن سرحدی فرماتے ہیں: "۱۵۰۰ کے بعد ان کے غیر شرعی
 میں مخالفت آتی ہے۔ اس قسم کی لکھی گئی ہے کہ اس سے غیر شرعی لکھی گئی ہے
 لکھی گئی ہے۔

تفسیر تفسیر وقرودہ الی الرسول والی اولی الامر منہم لفظہ
 انہی بمصطفیہ منہم کہہ کر اس میں دہلی کا سچا لڑائی اختیار لوگوں کی طرف
 دینے کے لئے قرآن مجید سے اس کی حقیقت چاہی لیتے۔ (الکتاب، آیت ۸۴، دہلی
 ۸) کہ اسی طرح ایک آیت میں ہے کہ اطعوا اللہ و اطعوا الرسول واولی
 الامر منکم۔ امامت ارادت کی اور اطاعت ارادہ دہلی کی امامان کی جوام کی جوام میں
 حکومت کرنے لگی۔ (قرآن، آیت ۵۹) کہ کہہ دیا کہ انہی کے ہوتے ہوتے
 دہلی الامر سے مراد اہل علم وافتخار آ رہے ہیں۔ جیسا کہ امام بیہم ان الہ
 علیہ السلام چاہتے ہیں اور امام حسن۔ (تفسیر طبری ۱۳)
 ۱۵۰۹۳۱ ص ۳) کہ ان کے چاہنے والے دہلی کا قیام امام کا کہہ دیتے ہیں
 کہ انہی میں سے امام چاہتے ہیں اور ان کے دہلی کا قیام امام کا کہہ دیتے ہیں
 تفسیر حارون جلد اول ۳۹۹ تفسیر حارون جلد اول ۲۲ تفسیر
 روح المعانی حصہ ۵ ص ۱۵ تفسیر حارون جلد اول ۹۵ تفسیر
 کبر حصہ ۱۰ ص ۱۴۴، ۱۵۰۔

(۳) موم ہندو اکل افسر یا امامہ: جس دن برہمات کو ہم سب کے نام کے ساتھ پائیں گے۔ پوپ ۵۰۰ سال کی آیت اٹھانے کے بعد روح الہیاتی میں ہے امام
وہی عقیدہ ہے جس کی طرف میں لیا ہے کہ اسے حق ہے اسے حق ہے اور اسے حق ہے
تاکہ میرے ہی نام یا حق ہے، لیکن وہ امام الہی ہے جسے مفسر مفسر ہی ۳۱۰/۵
تفسیر روح المعانی ج ۱۵ ص ۱۲۰، تفسیر صافی
۳۴۳/۴ تفسیر حمینی ۲۰۵، تفسیر جلال القرآن ۳
۲۱۱/۱ تفسیر بحر المحیط ۱۳۱۹ تفسیر کشاف ۹۸۲/۲ تفسیر
درمستور ۱۹۲ تفسیر میزان ۸۴۴ تفسیر مدارک علی المیزان

۸۳/۳ | تقصیر گھبر سہو ۱ ص ۷۱۔ ذوالمحضار ۱۳۹۱ھ

۱۵۰/۱ | تقصیر طوی ۵/۸۹ تقصیر لوطی ہے

۱) قولے یا جیسے کہ اصول، یہی مکتوبہ امیرؒ میں احکام میں توجہ دیا گیا ہے اور
- یہ عقیدہ اگر کلام پر انکشاف ہو سکتا ہے، تھیں صرف اس سوال میں ہوتا ہے جن میں
نصیحت لڑکیں اور صاحبزادوں کو اس سے مراد راہی نہ چلتی ہو۔ مزید تحصیل
کیلئے نامہ ساجد صاحب کی کتاب "تعلیم" نور اللہ کی اسلامک لائبریری دہلی گیت
یا جامعہ دینیہ کے مولوی مرزا محمد کی کتاب "اسلام ہائید فی اثبات التعلیم" بہتر
مضامین کا مطالعہ کیجئے۔

۱) تعلیم کی وجہ سے اسلام کو نقصان ہوا ہے

۱) اگر صاحب سے جالی ہوا کہ اس ملت پر یا عالم اسلام کی اکثریت مقلدان غلو ہے
کے ساتھ ساتھ یہ ہے آپ پر تاہم کہ اس مقلدان غلویت نے اسلام کو نقصان پہنچایا
ہے یا نقصان؟ (اگر صاحب نے یہاں جواب دیا) نقصان پہنچایا ہے
- (۲۰۰۳ء) اگر امام کا زمانہ ۱۰۰۰ھ ق ۷۹۹ھ

جواب: اس بیان میں اگر صاحب نے یہ حقیقت بطور ثبوت قبول کی کہ یہ اسلام
اسلام (یعنی مسلمان) کی اکثریت مقلدان غلو ہے۔ لہذا ۱۰۰۰ھ ق ۷۹۹ھ مسلمان
اکثریت کو اگر ادا ہو رہا ہو (نقصان دہ) لہذا بھی حوالہ دے دیں کہ خلاف ہے کیونکہ
نہی ہو کہ ۱۰۰۰ھ ق ۷۹۹ھ کے بعد اسلام کی اکثریت (یعنی مسلمان) کی اکثریت
ہو گی (۲۰۰۳ء) (۱۰۰۰ھ ق ۷۹۹ھ)۔

۱) یہ کہنا کہ اس کی وجہ سے اسلام کو نقصان پہنچایا ہے۔ کہ غلط ہے یعنی ہے
نقصان اگر صاحب کی ذاتی رائے ہے۔ چنانچہ ایک جہاد کی حالت میں یہ حکم کا سخت
تعلیل ہے۔ مرنے والے صاحب جہاد فی مسلمانوں سے بہت زیادہ کر لے رہے ہیں تو

کوئی غیر مسلم ہے کہ وہ کچھ اسلام داخل رہے ہے (معاذ اللہ) کیونکہ اس کے
 طریقہ دلوں نے انہیں میں خوب لڑائیاں کیں جسے جہاد بھی کہتے ہیں۔ مگر یہ جاننا
 ضروری ہے کہ اگرچہ اسے معاویہ کے آئین کے اختلافات اور کثیر التعداد
 مسلمانوں کا غلبہ ایک دوسرے کے ہاتھوں سے بھلا سب جانتے ہیں۔ جواب اس
 اختلافات کی بنا پر اسلام کو ہی معاذ اللہ داخل ہونا اور رہا جانے کا قول اٹھایا گیا ہے کہ
 کہیں اختلاف یہ میں اختلافات ہوئے تو ان کی وجہ سے تھک دیا گیا ہے اور مختصراً یہ کہیں
 کہا جاتا ہے۔

چند اکثر صاحب نامی غلط فہمیں

اولاً کہ صاحب نے اپنے کئی بیانات میں کہا کہ اگر فرماتے ہیں کہ کوئی کچھ حدیث
 ثابت ہو جائے تو وہی ہے کہ سب سے پہلے اس طرح یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اگر قصیب
 کوئی حدیث ہے۔ قول کے خلاف ہے تو اسے دھارے دے دے۔ مگر جواب دہ کہ
 صاحب نے بھی اپنے عمل پانچ میں اس کی طرف اشارہ کیا۔ (ref 93) مگر اس
 سے (ref 94) اور (ref 95)۔

جواب غیر غلط یہ حدیث امام صاحب کے اس قول کا مطلب ہے کہ اس قول کا مطلب یہ ہے
 میں مبالغہ امام صاحب کے اس قول کا مطلب یہ ہے کہ جب کوئی کچھ حدیث ثابت
 ہوئی تو وہی حدیث ہی اسے اس قول (مسئلہ) حدیث کے مطابق ہے یعنی یہ مسئلہ اور
 یہ حدیث میں نہیں ہے۔ یہ حدیث حدیث ہے اور تحقیق کی ہے سب اسے اختیار کیا ہے۔
 تحصیل امتداد حدیث کی سطح میں امام صاحب کے حدیث کا ساتھ ہے۔
 لہذا اگرچہ اس میں لوگ چارہا ہونے کی وجہ سے کہہ سکتے ہیں کہ امام صاحب نے اس
 مسئلہ حدیث کے خلاف غلط ہے اور حدیث میں تو یہ ہے کہ اس میں عمل کرنا چاہیے
 ایسے لوگ سخت غلط ہیں۔ ان کے پاس آج کے مولوی حضرات نہیں اور امام العظیم

خیر۔ اسی علمی وسعت منہام کیا؟ ہم فکر کے ساتھ یہ کہجہی کہ امام صاحبؒ نے جو مسئلہ بیان فرمایا ہے وہ حدیث بخاری کے تحت آیا ہی نہیں ملتا ہے۔

تجلی جیسا کہ ذاکر صاحب نے مخالف کھالی ہے کہ امام صاحب نے فرمایا ہے کہ نواز میں
 آئین آج کل کے وضع و این نہ کریں اور اسی طرح قادیان علی الامام سید مراد احمد
 داندہ نے بلوائی کے پیچھے داندہ کے بعد امام صاحب کے پیچھے چلے گئے ہیں کہ یہ
 امام صاحب کے مخالف قادیان کی کوئی دلیل حدیث سے موجود نہیں ہے بلکہ ان کی انتہا میں
 خاصہ یہ کہ تجلی یہ ذاکر صاحب کی دلیل ہے کہ انھیں سب میں اس کی کوئی جگہ اور نہ
 سے موجود ہیں جیسا کہ ہم دہلی یاں بھی کریں گے۔ لہذا امام صاحب کی دلیل جانے
 علی خود یہ کیا اور یہ انھوں نے حدیث میں یہ حکم ہے لہذا قادیان کو کہہ کر کہ اس کی اصل
 کیا جائے۔ یہ ہے انصافی ہے کہ انھیں امام صاحب کی دلیل حدیث سے موجود ہے لہذا
 یہ امام صاحب خود حدیث کی روایت میں اصل حمار ہے جس کو ہر ان قادیان مخالف
 حدیث پر کرتے ہیں۔

آج کل لیمنٹل اینڈ پرائمری اسکولوں میں لڑکیاں بھی شامل ہیں۔ لیکن ان کے پاس کچھ ایسی چیزیں نہیں ہیں جن سے ان کی تعلیم میں اضافہ ہو سکے۔ ان کے پاس کچھ ایسی چیزیں نہیں ہیں جن سے ان کی تعلیم میں اضافہ ہو سکے۔ ان کے پاس کچھ ایسی چیزیں نہیں ہیں جن سے ان کی تعلیم میں اضافہ ہو سکے۔

جو حلقہ قسم کا آہل ایں ملائی سے واقف نہیں اور کا تو وہ بھی انام شافعی اور کا کارگرم
برہانک سے ہونے کا طعن کرے گا کہ وہ کا اصول و طریقہ سے واقف نہیں

خلاف کوئی حد نہ ملے تو اسے اجماع یا اجماعاً ملگنی یہاں ہوئی کہ وہ ہے جیسا کہ ہمیں
 نے کہا تھا ملگنی سے حد ملے گی۔ پہل کیا ہے لہذا اسے قول بہ نقل حد ملے گی۔
 مطابق ہے۔ لیکن ڈاکٹر صاحب اور اپنے کے دیکر ساقی اس کو کسی دوسری روپ میں
 دیکھ رہے ہیں۔ جو ان کی مختلف تفسیروں اور عقلی کامیابی ہے۔

بِذَلِكَ كَرَاهَ كَرَامَ كَرَامَ سَلَرِي مَعْلُومَ نَهْ تَحْقِيقَ

ڈاکٹر صاحب کہتے ہیں کہ آ کر کرام کے پاس ساری مطومات نہ تھیں کیونکہ اس وقت
 اجماع نہ تھا بلکہ جس طرح آج موجود ہے اس طرح اس زمانے میں نہ تھا لہذا انہوں
 نے اپنی مطومات کے مطابق قرآنی آیہ (reex) مفہوم دیا ہے جس پر کرام آقا
 (۷۹)

جواب: جناب ڈاکٹر صاحب جو کلام اجماع کہتے ہیں کہ وہ موجود نہیں لہذا انہوں
 نے اپنی مطومات کے مطابق قرآنی آیہ لکھی ہے جس میں کرام ہادی ہے۔ کیونکہ
 یہ سچے سچے مسائل ڈاکٹر صاحب نے ان کے لیے ہیں جن سے کلام اجماع ملے گا۔
 اور اجماع اجماع کلام سے ملے گا ہے۔ اگر ڈاکٹر صاحب اس سے متفق ہوتا ہے
 کہ ان مسائل کے تحت کوئی ایک حد ملے تو ملے گی جان کی جو امر قائم ہے کہ انہوں
 نے ان مسائل میں فرمایا ہے اور حد کے خلاف ہے لہذا یہ کہتا ہے کہ ان مسائل میں حد
 لازم ہے جو عقیدہ نہیں ہے بلکہ انہوں نے مسائل کے کوئی دلائل مانے سے
 ہے۔ آپ خود کوئی بھی مسئلہ اجماع کہہ لیجئے اس کی دلیل اس مسئلہ کی توضیح کے
 مطابق قرآن و حد سے ملے گی جو کوئی کوئی اجماع دلائل سے ملے گی جو
 کوئی دلائل سے ملے گا۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے۔ لہذا یہ کہتا ہے کہ ان مسائل میں
 ڈاکٹر صاحب اس سے متفق ہونے لڑیں گے۔ کیا ہے ڈاکٹر صاحب اس کو قبول کر
 کہ ان تمام مسائل پر قرآن و حد کے کی روشنی میں ہم مطالعہ کی صحت سے ناظر اور

لیکن یہ تو گل جانے کا ایک کٹر صاحب ہے تو کیا کہہ سکتی؟

پھر وہ سہیلیاں چاہتے ہیں کہ آج جوئیے مقلد ہی اور ان کے بڑے چہیتے کو دیکھ لیں کہ

میں تو ہم اس سے کہتے ہیں کہ بے شک آج ادا ایسے کی بے شمار کتب ہیں، مگر سچی ہیں

تکلیف یا غیرتقدیر یہ بھی کہتی تھی کہ یہ عالم ہو جو ہے جو اس نظام کی تمام پھرتی جاتی

محب احادیث کی نقل کی کل احادیث کو چار حصوں میں تقسیم کی گئی ہیں۔

حقیقت کسی ایک عالم ہی مسئلہ کی ہے۔ سب کی سہا جادو سے انحراف سے اور کی بات۔

چھوٹا بھی ہے اور کی بات کوئی ایک غیر متعلقہ عالم نہیں بتاویں جس کے پاس تمام

کتاب احادیث (جس میں مہمائی جاتی کتاب کا ذکر بھی ہے) بطور ہی کام ملا ۔

(اگر یہ دیکھ لیں تو ہم نے کیا ہے؟ وہ کسی ایک غریب عالم کے پاس)

سویڈشوں نے ہم کو یہ بھی بتایا کہ ان کے پاس ایک کتاب ہے۔ یہ کتاب ان کے لیے ہے۔

مکملاتی نہیں تھیں۔ اس مسئلہ کو اے کی نے کسی لائبریری میں ہی سمجھا دیا۔

ابھی تک تاریخ بھی نہیں ہوئے تو ہر کام کی دہائی ۲۰۲۰ء کا آغاز ہو چکا ہے۔ یہ تک بھی نہیں

مجھے ابھی یاد ہے کہ جو ستر لیٹھ کے یہ سارے پھرتے ہیں، وہی قدم،

ہمارے فسطویٰ میں کچھ حصہ سے کسی اور طرح کا اضافہ ہو۔ لیکن اگر باوجود فی الجہا لازم

نہ ملے اور نہ کبھی تھکے آج یہ نقطہ یہ تک بھی نام کی تمام چھوٹی دی گئی

اعطاء حق کی فکر نہ کیجی اور کئی نامساعد صورتوں میں الجھن نہ کی۔ لہذا یہاں بھی اپنے

اس قوم کا اصول یہ عمل کرتے ہوئے کوئی قوی و بڑے کے احکام و امر نہ ہو سکتا

ہے کہ کسی اور کتاب کی حدود میں کسی اور کی حدود سے اس مسئلہ کی نوعیت مختلف ہو

ہذا اپنا ملکی مفاد کی بجائے ملکی ہے۔

تو جس طرح آج غیور ہو، یہ کامل ہوا ہے۔ ہادی کا سچا اور بے شکس بلکہ مکمل کمال

مذاہد کتب خانہ کی کتابوں کے لیے یہی کہ کتابوں کے مسائل سے مراد ہے

جی تو بالکل ای طرح اگر بالمرض اگر لازم کے بارے میں یہ حکم بھی کر لیا جائے کہ مکمل ممانعت ہو۔ لیکن پتلی تپ بھی کوئی ہوا۔ اسی قسم کے کہ یہ جو مسائل انہوں نے بیان فرمائے ہیں وہ عام ہیں نہ جتنے کے بعد سوچتے سے ٹوکھل جاتے کے بعد فرماتے ہیں۔ جیسا کہ انہیں بھی مسائل آئیں۔ لاکھوں اقسام، ملے جوا کڑا کڑا صاحب نے ایضاً کے قوال کیا ان کا ٹوکھل ہم نے امانت سے نقل کر دیا تو بالکل اسی طرف باقی تمام مسائل بھی امانت سے نقل کیے ہیں۔ لاکھوں اقسام کے مختلف کاقول کریں اور سامنے آکر ہوا اسی کریں تو ہمیں یہاں تو جواب کہنگی کی طرف سے سلامتی دانی کے مطابق دے گا۔

✽ ذاکر صاحب کا اعتراض ✽

ذاکر صاحب کہتے ہیں کہ ”اس لئے کہ قرآن مجید میں۔ (2:283) مضمون اور ایضاً یہ کرام آیت ۷۶۔“

جواب ہم کہیں کے پاس سے اس سے نقل کر دیا جائے کہ پتلی تپ بھی ہمیں یہاں ”اس لئے کہ“ یعنی وہی چیز ہے اور حضرت اسی کا نام کر رہے ہیں۔ لیکن پتلی تپ بھی باقی ہے۔ یہاں ہم ذاکر صاحب سے سوال کرتے ہیں کیا اگر لازم کرنا (انہیں تو یہ دیکھنا کہ وہ اصل داخل ہوئے، لیکن یہاں یہاں کے امانت کہاں ذکر ہے؟ اور ذاکر صاحب آپ کو یہ کوئی ذاکر کہتا ہے اس کا ذاکر ہے؟ اور یہاں ہم نے اعلیٰ عام لوگ آپ کے لئے یہ آپ کو ذاکر صاحب ذاکر صاحب یہ کہہ کر لیا جائے کہ آپ نے بھی نقل کیا کہ ذاکر کا ٹوکھل قرآن مجید میں نہیں لکھا ہے۔ یہاں تو یہاں کے امانت کا ذکر ہے۔

✽ خطی شافعی مالکی حنبلی فرقے ہیں ✽

ذاکر صاحب اپنی کتاب میں ایک آیت لکھتے ہیں کہ ”اس سے“

ہوں مہربان کیا حدیث ہے، اصل کرتا ہوں میں اپنے آپ کو اس کی گنج حدیث "کہتا ہوں حدیث ضعیف بھی ہے، موقوف بھی ہے۔ لیکن اگر میں اپنے آپ کو کہوں گا تو میں کہوں گا کہ میں اصل گنج حدیث ہوں کیونکہ میں پکا قرآن و گنج حدیث ہے، اصل کرتا ہوں۔ قلب میں اپنے آپ کو تسلیم دیتا ہوں اس کی ساری باتیں، اصل طور پر میں پکا حقیقی ہوں، پکا باطنی ہوں، پکا باطنی حقیقی، پکا پھر حدیث **عزیز** میں ذکر ام جلیلہ حضرت اجماع نہ گنہگار کہ ہے

اب ہمارا صاحب سے چل کر آتے ہیں کہ قرآن مجید حور و شہنشاہان عالم ہے کہ
تقریباً اپنے آپ کو تسلیم ہوا، جلی طور پر پکا حلقہ میں غلو و الجور نے کہا؟ حقوق و احکامات کلمہ
ساز تھیں۔

وہرا کہیں سے آئے، دیکھ کر سوچا کہ کیا ہے کہ اپنے آپ کو اصل جگہ جانے نہ سکے؟
فقہہ میں سے وہم و گہم کو غنیمت کرنے کیلئے قیام رہا اور صاحب تہذیب کا کام سے
بچ بچھو تمہارا رہ جانے (اصل) کیا ہے لیکن اسی الحاح اور اصول کے قائل غمناک
صاحب بھی نہیں کوئی ایک آگے دیکھنا ہے اصول کے مطابق جگہ جانے، دیکھا وہ نہیں
میں یہ تنظیم موزوں ہو کر لقب کے اعتبار سے مسلمان ہو اور عملی اعتبار سے اصل جگہ
الجمہور کے کہیں نہ جی ڈاکٹر صاحب کے قواعد و اصول اور اسلام میں مانی ہمت
واری ہے۔ جب فقہہ میں سے نہ غنیمت کرنا ہو تو آگے سے استعمال اور قواعد و اصول
لیکن یہ بھی واضح ہے کہ جگہ جانے لینی ہوتی ہے کہ ایک کی وجہ سے دیکھا اور وہ

نوسازی اصول کارگی: به کنوا پایا ہے۔

تمام غیر مسلموں پر اجماع ہے بالخصوص یہی ہے اصل حدیث گبر کے ابن کے اٹھانے
 (یا کھڑا کرنا) کی قطعاً کہتے تھے ان سب کو مردک ہو کہ اجماع ہے کہ ایک نہ صرف

کا نام چترادار کے حساب سے (پہا م) ہوتا ہے لیکن اگر یہ لوگوں کا کہنا ہے
 اللہ کے واسطے جنت میں جائیں گے تو انہیں IRI اسلامک ریسرچ فاؤنڈیشن سے
 تعلق رکھنے والے آپ اسلامک ریسرچ فاؤنڈیشن سے تعلق رکھنے والے جنت میں
 جائیں گے problem ہے۔ اگر کوئی یہ سمجھے میں تعلق ہوں اہل اسلام ہوں
 میں جنت میں ہوں، پھر یہ عالم ہے قرآن میں کوئی ایسی آیت نہیں ملتی ہے کہ تبلیغ
 جماعت والے جنت میں جائیں گے IRI والے جنت میں جائیں گے بلکہ جو جنت
 میں جائیں گے وہ مسلمان ہیں۔ (Fathul) بلکہ یہ جنت اللہ کے ہاتھ میں ہے

جواب: ایک ڈاکٹر صاحب نے فرمایا مسلمانوں کے قادیانی فرقہ کے لیے ہیں
 ڈاکٹر صاحب کی یہ بات صحیح ہے کہ قرآن میں تبلیغ جماعت یا دعوت اعلیٰ مدینہ
 کے بارے میں یہ نہیں لکھا کہ ایسی جنت میں جائیں گے بلکہ اسلام کا یہ اصول بالکل
 غلط ہے کہ کسی کو یہ نہیں کہنا چاہیے "میں اہل اسلام ہوں میں جنت میں ہوں"
 "اے نبی! دعوت (ادارہ) بھی دعوت کی ذمہ داری کرتا ہوں" جنت میں جائے
 گا۔ "کہنگاہ تک کوئی مسلمان اپنے آپ کو حق پر تسلیم ہی نہیں کرے گا اس ناسمجھ
 ہونا کیسے سمجھ سکتا ہے؟ جب اس کو کوئی حق نہیں کہ اسلام کے بارے میں ہم
 ہی ہے مسلمان اہل حق اور اس کی پیروی کے نتیجے میں اہل جنت ہیں تو پھر وہ اہل
 مسلمانوں اور دوسرے کہ اہل حق کو کیسے سمجھ سکتا ہے؟ جب تک اس کو یہ حق نہیں
 نہیں دے گا کہ ہم ہی اہل حق اور اہل جنت ہیں تو وہ اہل حق میں کیسے پہچان کر سکتا ہے؟
 تو جسے مسلمانوں کا یہ اسلام کو دوسرا سمجھا رہا ہے اس کا ہاتھ دھو کر دینا ہے اور یہ حق
 دیکھا سیکھ رہی ہے کہ صرف مسلمان ہی جنت میں جائیں گے تو اسی طرح دوسرے بھی
 اپنے حق پر ہونا تسلیم کرنا ضروری بات ہے کہ ایک جب تک وہ اہل حق اہل
 جنت (مسلمان) کا، اگر باوجود اس فرقے یا دعوت سے تعلق رکھتا ہے؟

ہم وال کرتے ہیں کہ جو لوگ الجھوت ہیں وہ اپنے آپ کو اہل حق اور صحابہ کرام کی
جماعت سمجھتے ہیں کہ انہیں؟ اور یہ یقیناً رکھتے ہیں کہ انہیں کہ صرف وہی والا الجھوت
مسک ہلے (جنت میں جائیں گے) قیامت میں؟ یقیناً اس بات پر یقین
رکھتے ہیں جو ہے ہی وہ الجھوت ہے جس میں وہ لاپرواہی بھی ہو سکتے تھے بلکہ شہر بھی ہو
سکتے تھے۔

یہی ضرور ہے کہ اگر کوئی اور عیسائی ہے تو اس کی ضرورت ہے کہ وہ اس کو اہل حق جانتے ہیں
اگر کوئی نئی و غریبی ہے تو وہ اپنے آپ کو اہل حق جانتے ہیں، اچھے وہاں کا ساتھ اور
میں کے ساتھ، پھر وہ کہہ پا رہے ہیں کہ اہل حق ہی جنت میں جائیں گے، اگر کوئی بھی
یہ بھی نہ کرے کہ وہی اہل حق ہے یا اہل حق ہی جنت میں جائیں گے، پھر وہ پتا
میں کوئی بھی اہل حق نہ ہو، کیونکہ وہ اپنے آپ کو اہل حق ہی نہ کہے، اور وہی کہاں
سے کہے گا۔

ہم تو اس صاحب سے وال کرتے ہیں کہ اگر وہ اپنا بھی کوئی ایک جماعت تو ایسی ہو جو
ہو جو کچھ اسلام (اسی پاک) اور صحابہ کی جماعت، یہی اصل ہے اور صاحب
کے لئے ایک وہ کوئی جماعت ہے؟ اور ان کا نام کیا ہے اور وہ اس کے ساتھ ہوں گا
یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ حق رکھتا اور اس سے خارج ہو گا، وہ جنت میں نہیں جائے گا
کیونکہ وہ اہل حق (اہل حق) میں ہے، تو کیا ایسا کہنا صحیح ہے کہ انہیں جہنم ہے
آپ کو اہل حق کا ضروری ہے ہاں یہ آج کے روزوں کی تمام جو مسلمانوں کو
ہوئے ہیں یا اور جنتی، دے کے جنتی سے بھی منع کرتے ہیں۔

اگر کہہ سکتے ہیں کہ یہی اصل بھی ہے، پھر اگر کوئی شخص کہے گا کہ وہی کہہ سکتے ہیں
کہ یہ جنتی ہے؟ اور یہ جنتی کہہ سکتے ہیں کہ یہ جنتی ہے، جگہ چلی گئی اس وقت
تو آپ کہہ سکتے ہیں کہ جب تک جنتی وہ نہیں ہے اور اپنے لئے قیامت نہ کہے گا

مردہ امام فرمایاں میں موجود ہوں گی جب ہی اس کا اقتدار کسے گارے لڑے سے
 کہ قبا اٹھلے ہی طرح اپنی دعا سے کہ وہ بیک چھاوے گا اور اہل حق نہیں کے
 یعنی قرآن وحدیث کے مطابق کچھ اور یہ چھٹا نہیں کریں گے کہ اس کے ساتھ اور
 عربیہ کا وہ ٹکڑا کر کے سے ہی رضا مانگی حاصل ہوگی اور جنت میں چائے کا ذرا حصہ
 اس وقت تک آپ اس کا ساتھ ہو کر نکلتے۔



ایک امام کی تقلید کیوں؟

اگر صاحب یہ کہتے ہیں کہ صرف ایک امام کی تقلید کچھ نہیں بلکہ ایک ہی جنت میں نہیں
 ۱۔ اگر امام کی بات قبول کر لیں چاہے صرف ایک امام کی تقلید ہو کوئی۔ چلیں موجود
 نہیں۔ (خدا سزاوار ہے)

جواب ہر وقت یہ قرآن وحدیث سے شواہد نکال کر نہیں کہہ سکتے مگر
 مسائل متفقہ اصولی و فروعی ایسے موجود ہیں جن پر تمام مسلمان اتفاق ہے مثلاً
 قہر یا اگر صاحب کی حکیم لڑتے ہیں کہ کچھ بخاری شریف حسب حدیث میں سب سے
 معتبر کتب ہیں۔ حالانکہ اس بات پر بقیہ قرآن سے شواہد پیش کیا سکتا ہے مگر
 احادیث نبوی بلکہ ائمہ صحابہ و تبعہ ہیں۔ لیکن سب کا اتفاق ہے کہ یہ کتاب اللہ کے
 بعد حسب حدیث میں سب سے معتبر کتاب اور کتب کتاب ہے حتیٰ کہ اگر فی الواقعہ میں
 کے ساتھ ایک حدیث بخاری شریف کی موجود ہو اور دوسری طرف کسی اور کتاب کی
 حدیث بڑی۔ مگر موجود ہو تو معتبر نہیں بخاری شریف اور ہے۔ حالانکہ دونوں
 احادیث اچھے ہیں پاک۔ کے ہیں لیکن قرآنی بخاری ہی کو ہی جاتی ہے جیسا اس کا جواب
 میں دیا جائے گا کہ ہر مقام امام کچھ امام بخاری کی حدیث طے ہو کر بخاری کو حاصل
 ہے وہ کسی اور کو حاصل نہیں قبا اٹھلے ہی طے ہم چلیں کہتے ہیں کہ ہمارے خدا ایک ہو
 علی مقام امام عظیم ہو علیہ۔ کو حاصل ہے وہ مطلق، جملی، مانگی اگر اعتراض

دیکھتے کو کامل نہیں، ملنے جوار سے، ایک طرف اس کی بات بھکی مستحقہ دوستی ہے ان کے لئے جوئے کسی اور کی بات بھکی جوار سے لئے بہت نہیں جیسا کہ بھادی کے ہوتے ہوئے اور ہی کتب مطاوعہ کو پہلا جوار نہیں دیا جاتا۔

یہاں اسی اقسام حدیث میں سب سے اہل مسجد گج حدیث کا چہارون کا حدیث کے
 نوجوے ہوئے ہیں جن میں چھ حدیث نوبی ■ وہاں ایک حاصل نہیں ہوتی جو کہ گج
 حدیث کو حاصل ہے مگر انہی انہی حدیث کی پاک ■ کے ہوتے ہیں لیکن صرف
 امت مسلمہ کے خطے کے اصول کی بہت سے ہم ترنی گج حدیث کو دیتے ہیں حالانکہ
 قرآن وحدیث اور ماثر صحابہ میں سے کوئی ایک نہ ملے گی کہ اس صاحبہ غیر تقلید پر
 اس بات پر مشتمل نہیں کہ گج کو اہل مسجد گج کا چہارون کے ہوئے ہیں
 بھی قابل قبول نہیں ہم کہ اس صاحبہ سے حال کرتے ہیں کہ خود انہوں نے انفرادی
 ہے کہ ہمیں اصل گج ایچ حدیث ہوں تو صرف اہل گج حدیث ہی کو کوئی مانتے ہیں
 گج خیرہ جن جن میں خیرہ فی عالمی قواعد نوبی ■ میں ہیں اب اگر کہتے ہیں کہ
 میں باقی اقسام اہل اسلام میں ملتا ہوں تو عرض ہے کہ ہر گج ایچ حدیث کا انہی کو اصل
 ہوں لہذا انہی کے بعد چل کر رہیں کہ ہمیں گج گج خیرہ جن جن میں خیرہ ملتا ہوا
 ایچ حدیث ہوں۔۔۔

ہذا پھر ہم سوال کرتے ہیں کہ کوئی سے ملنے والی زبان کے عقلی فکر کی حد تک کون سی فزکس دی جاتی ہے؟ جب تک حد کے مقابل میں ضعیف حد تک کر دی جاتی ہے۔ پھر ایسی فرما کر صاحب اثر ان کی آگے آگے کوئی ایسی حد ہی نہیں کر سکتے۔ اس لئے کہ ان کا علم ساری چیزیں۔

[illegible]

کتاب قرآن پاک کی قراءت کے ساتھ طریق (۷ قراءات) میں لکھی پاک و بلند س
 مسلمان قاری ہمام کوئی اور قاری شخص کوئی **۱۱** جس سے بعد طرز قراءت قرآن پڑھتے ہیں
 (دیکھتے دیکھتے) ایک ہی وقت میں ساتوں قراءات پر عمل نہیں کیا جاتا بلکہ ہر
 صاحب ادیان کے ہم مسلک ہونے کے لیے قرآن کی ایک ہی وقت میں سب آذکار مکرر
 ہوا کرتی ہے، وقت میں ساتوں قراءات پر عمل ہوتا ہے اگر نہیں اور چھ شخصوں کی ہر ایک



کتاب میں بتایا ہے کہ یہ ہر ایک ہی قراءت میں سب ممکن ہیں اور غور و فکر سے یہ بات
 صاحب الہی کی قراءت پر عمل ہوا ہے اس پر قرآن عدول سے کیا نکل ہے؟

جب ان سب باتوں میں عمل طاعت مسلمہ کے قرائل کے پیش نظر قرآن
 عدول کے کثرت کے عمل و تحقیق کر لیا جاتا ہے تو ہر ایک طاعت کا یہ نتیجہ ہمارا
 اس بات پر اتفاق کریں کہ صرف ہمام **۱۱** ہی کی بات سب ہی جہت ہے

اس لیے کہ وہ دیکر تمام امور لازم سے افضل ہے۔ سب سے زیادہ کامل ہے تو خواہ
 قرآن و حدیث اور جہت داری کی جاتی ہے۔ یہ سائنس و فائنس مانی، عقلی آخر

گرام الہی ہمام **۱۱** عقیم ہو عقیدہ **۱۱** کو اپنے سے افضل جانتے ہیں اور ہر سب سے بڑی
 عظمت یہ بھی ہے کہ حضرت امام ابو حنیفہ وہی دور مدینہ نامی ہیں جو اسے ہر سب

۲۹۸ محمد بن اسحاق ذیل المعوہ ۲/۲۵۲ ملاحظہ فرمائی کہ ہر
 طرح الہی ہمام **۱۱** ہے ۱۱ ابن کثیر۔ میرے انصاری حاشی لکھائی میں بھی ہے کہ

انہوں نے سوا ہمام کو۔ بلکہ ہر ایک ہر ایک آفرین شمس سے کوئی نامی نہیں ہے
 کہ وہ علم بھی جو وہ نہ صرف حضرت **۱۱** کو حاصل ہے۔ یہ بعد مائیں کو نہیں

ہے۔ لہذا یہ تفصیل لیکھو کہ ہر فرد مفرد صاحب کی کتاب **۱۱** تمام نامیہ فی اسباب
 التفہیم **۱۱** یا ہر **۱۱** تمام الہی عقیدہ **۱۱** کا سوا نہ کیجئے۔ کچھ مفرد اور ہر کا علم ہر

کھنکھانے لگا (خوف)

ۛ ایک وقت میں ایک ہی کسی انتخاب ۛ

ڈاکٹر صاحب اعلیٰ اہل سے بہت نام لیتے ہیں ہند میں پہلے ایک اعلیٰ اہل بھی
میں خدمت سے دور کئے آئے اور وہاں چاری کے علاج اپنے نام طور پر جس قسم کے
لوگ ہیں (۱) اعلیٰ وچک ڈاکٹر (۲) عظیم شعراء (۳) دوسرے وچک ڈاکٹر۔ لیکن
ان کوئی شخص یا دوا چاہے تو وہ اپنی چاری کے مانع کیلئے ایک مدت میں صرف ایک ہی
مستور شخص یا دوا استعمال کرے گا یہاں تک کہ جس نے اس کا ایک ہی مدت میں وہ ڈاکٹر
کے لئے یہ بھی مل کر اسے اس علم کے لئے یہ بھی دوسرے وچک ڈاکٹر لے رہے ہیں۔
مثلاً اگرچہ اس کا خاص طریقہ ہیں۔ لیکن اگر ایک ہی مدت میں کوئی شخص کی دوا یا دوا
کھائے گا تو لازمی طور پر وہ ایک شخص کو دوا کرے گا اور دوا یہ چاروں ہی کو دوا کرے گا
بھی واقعہ اس طرح ہے کہ اعلیٰ طور پر بھی یہ ممکن نہیں کہ ایک ہی مدت میں سب کی دوا
تعلیم کی جائے۔

ۛ نعل میں آمین آہستہ کھٹنا چاہیے ۛ

ڈاکٹر صاحب کہتے ہیں کہ تمام جو عقیدہ لیتے ہیں کہ نماز میں آمین آہستہ کہنی چاہیے
مثلاً کہ میں چپ چپ بخاری دیکھتا ہوں تو اس میں کہیں آمین آہستہ ہے۔
یہ نہیں (۱۵۵) میں دیکھتا ہوں کہ یہ سب سب سے بڑے بزرگ

جواب ڈاکٹر صاحب نے بخاری کے حوالہ دیا تو کہہ کر کہ ”بخاری کی کہیں
آہستہ نہیں“ لیکن کہاں چپ چپ نہیں میں دیکھتا ہوں کہ یہ دیکھتا ہوں کہ تمام آمین
کہہ کر آہستہ کہہ کر یہ بھی اس لئے کہ وہ یہ نہیں کی جاسکتی۔

تمام عقیدہ جو عقیدہ امت میں ہے کہ وہ ایک نماز میں آمین آہستہ کہنا چاہیے۔ اور یہ دوا
امام سے بخاری سے ثابت ہے۔ طحاوی کہتے۔ آمین آہستہ کہنا کہہ کر نماز میں عقیدہ یہ

۱۵۷۰ء سپتامبر ۱۹ء خاتونِ کبوتر نے تم آئین کو جو صحیح مسلم ۱/۱۴۱ سے ۱ ابو داؤد
 ۸۹/۱ تفسیر ۱/۱۱۲، اس ماحولہ صفحہ ۶۱ مسند احمد ۲/۲
 ۳۵۶ رقم الحديث ۸۸۵۶ مصنف اس میں شبہ ۱/۳۷۷۳ حاشیہ
 التفسیر ۱/۶۲۸۱ حلیہ ۱/۱۲۵، تو صحیح السنن ۵۹۲/۱ حلیہ
 ۳۶۰ ہو حلیہ صحیح ہے

۱۵۷۰ء، صاحبِ کتب نے حضرت عمار بن یزیدؓ سے سنا وہ فرماتے ہیں
 جس شخص نے کوئی دستارِ نبوی پہنا اس میں حروفِ تاجوید چھٹی قاف کے خواتین
 چھٹی آواز الامام "مگر امام کے پیچھے آواز لگانی نام کے پیچھے آواز نہ چھٹے آواز ہو
 جاتی ہے۔" (ترمذی شریف، موطا امام مالک صفحہ ۶۶ مصنف
 الترمذی ۱۲۱/۲، مصنف اس میں شبہ ۳۹۰/۱ طرح تطبی الآثار
 ۱۲۱/۱ مسر التکوی بھی ۱۲۹/۱ تو صحیح تفسیر ۵۹۹/۱ رقم
 الحديث ۳۶۶ یہ بخاری کی سند ہے لہذا صحیح ہے نہ کہنے
 بخاری شریف جلد ۱ صفحہ ۷۳۳ اور ترمذی میں ہے کہ ہذا
 حديث صحيح ہے یہ تحصیل دینی فرقہ بری کتاب "اربعین طر" کہے ہیں
 حق آواز ۲۵۸ دینی ہے کہ وہ کہتے۔ تحصیل لکھا ہے منکر کرنا نہ چیتے۔

۱۔ طلاق کے بارے میں ذاکر صاحب کی غلطی ہے

ذاکر صاحب نے اسے ایسا لکھا ہے کہ امام میں چار کا نام ہے کہ کہ طلاق کہہ کر طلاق ہو جاتی ہے
 مانی جاتی ہے یعنی طلاق کہہ کر طلاق ہو جاتی ہے۔ (امام میں غلط فہمی ہے)
جواب اے ذاکر! قرآن پاک میں نہ لکھا ہے کہ "الطلاق" مرنے
 لیا مساک معروفہ اور معروفہ یا احسان۔ "طلاق" وہ بات کہہ کر طلاق
 کے ساتھ کہ لکھا ہے کوئی کے ساتھ لکھا۔ (ظہرہ ۲۲۹) یعنی وہ لکھتا ہے

کے بعد تیسرے کو بھی حاصل ہے کہ اگر عورت کو سے اور چار سے تو عورت کو سے ملگن
 اطلاق طلقہا فلا تحل لہ من بعد حتی تصحیح روزِ عاصیہ "بھرا کر تیسری
 طلاق اسے اولیٰ تو اب وہ اور عورت سے طالق نہ ہوگی جب تک وہ اسے نکاح کے پاس نہ
 رہے۔ (الفرقہ ۲۴۰) ❦

اس آیت سے پہلے "طلاق مرتان" کا ذکر ہے لیکن طلاق زوجی وہ تیسری یا سنی
 ہے اس کے بعد "طلاق عینہا" نظر ملے اس کے ثمر میں حرف "ت" ہے جو تیسرے یا چوتھے
 "نیا" آیت جیسا کہ کتب قواعد میں ہے لہذا اس کا معنی یہ ہوا کہ اگر طلاق
 زوجی دینے کے بعد دوبارہ نہ کرے تو مطلقہ طلاق سے اولیٰ تو اب وہ اور عورت سے
 کیلئے حرام ہے اور علیٰ خلافِ قرینہ کفار کی ہیں۔

قرآن پاک میں "مرتان" کے طلاق سے معلوم ہوا کہ تین طلاق پہلے ایک ایک
 طلاق دینا شرط نہیں تھا ایک دم سے یا ایک ایک سے طلاق واقع ہو جانے کی
 پہچان نہ ہوا۔ مگر میں نے تصانیف میں اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں "تیسرے" یعنی اس
 سے جو پہلے تیسری طلاق کی خواہ ہو چکی ہو طلاق اس نے ایک دم دی تھیں یا وہ بار بار
 آیت کا مقصد یہ ہے کہ اگر طلاق دینے کا واقعہ جائز نہیں کی خواہ ایک دم سے یا ایک
 ایک سے۔ اور حالِ دل سے ہی۔ جیسے اگر کوئی شخص اپنی بیوی سے کہے تجھے غن
 طلاق دینا تو تین ہی واقع ہو جائیں گی اس پر اہل حدیث کا اجماع ہے (مفسر

صوری ۱/۲۲۷ مسووبہ بقرہ اور اسی قسم کے مضمون میں محرم
 عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے تصحیح تہذیبی شرح صحیح بخاری ۱/۲۲۷
 ۲۵۲ حلیہ ۲۴۹۱ امام بخاری من کفر تہذیبی و صحیح اللہ علیہ
 شرح صحیح مسلم السوری ۱/۵ طلاق الثالث ملاحظہ فرمائی
 رحمۃ اللہ علیہ سے مرقاۃ شرح مشکوٰۃ ۲/۴۴۶ امام بیہقی رحمۃ

اللہ علیہ سے سن الفکری ۵۴۵ھ میں لکھیں)۔

پھر صحیح مسلم شریف میں ہے "حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا کہ اگر تم نے اپنی بیوی کا کئی قس طلاق دی ہیں تو اللہ تعالیٰ نے قس طلاق سے کیا جس پر پتہ سے علم دیا تو نے باقرائی کی (جس کا رد صحیح مسلم نے کیا ہے)۔ صحیح مسلم جلد ۵ کتاب طلاق صفحہ ۵۶۷ میں لکھی گئی کہ قس طلاق وہ ہے جس کا کوئی وقت ملے طریقہ یہ بھی لکھی گئی کہ قس طلاق وہ ہے جو قس طلاق کی صورت میں بھی قس ہو جائے گی۔

پھر حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو قس طلاق دیا ہے یہ اس صورت نے کہیں اور شادی کر لی اس نے بھی طلاق دے دی پر رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کیا وہ پہلے شوہر کے لئے حلال ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا جب شوہر مرد سے شوہر کی طرح اس کی مجلس نہ چکے (یعنی جماعت نہ کرے)۔ صحیح بخاری ۲۱۴۲ صحیح مسلم ۲/۲۷۰ ص ۲۶۰ صوط

احمد محمد ۲۱۳ ص داو القطنی ۲۱۲ ص الفکری ۵۴۵۔
پھر علامہ عبدالحی قسؒ فرماتے ہیں کہ ترجمہ "یعنی خاویہ ہے کہ اس شخص نے اس (اپنی بیوی) کو قس طلاق میں بخوابی طور پر دی ہے" صحیح بخاری شریف صحیح بخاری ۲۱۴۲ ج ۱ ص ۲۶۰ ص ۲۶۱ میں اس نے قس طلاق میں بخوابی طور پر دی ہے صحیح بخاری شریف صحیح بخاری ۲۱۴۲ ج ۱ ص ۲۶۰

پھر حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ ان دونوں (حضرت ابوہریرہؓ کی بیوی کے) رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز کیا اس حال میں کہ میں اُن کو کون سے ساتھ تھا حضرت علیؓ نے کہا "کسبت علیہا رسول اللہ ﷺ ان امسکتھا فطقتھا" لیسنا لیسنا ان یا مرد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس "یا رسول اللہ ﷺ"۔

اگر میں اسے اپنے پاس رکھوں تو اس کے بارے میں لکھا ہوا ہے: کاہدا میں اسے نہیں
 طلاق دیتا ہوں کیونکہ نے **دلیل اللہ** کے حکم فرمانے سے پہلے ہی کہہ دیا
 ۔ (صحیح بخاری ۳/۱۳۷ صحیح مسلم ۵/۱۰۲ مصنف
 شعبان سن ۳۸۱ ۱۲۲۳ سن الذکریٰ ۵۳۸۱ھ)
 صحابہ کرام کھڑا کہ اکی قن طاق قن قن ہی ہو قن قن قن چنہ پکھنہ سے میں بھی طلبہ
 کے لہذا ایک ہی مجلس میں قن طاق قن قن ہی ہو قن قن قن اور کان کا نہ ہو جانا ہے
 وہی ۱۶م ہو جاتی ہے۔ مزید تفصیل کے لئے میری کتاب ”قن طاق قن کی شرعی حیثیت“
 مکتبہ ایشیائی علوم و ادب کوئٹہ سے منظرِ عروج ہے۔

ڈاکٹر صاحب کی بدترین جہالت ہے

حیرت انگیز بات تو یہ ہے کہ ڈاکٹر ڈاکٹر صاحب کہتے ہیں کہ اگر میں یہی میں سنی
 کوئی صورت نہ ہو طلاق اسے ایک پہنہ میں اور سب میں تیسرے میں اور سب
 حد کے لئے اس کے بعد بھی وہی نشان لگس لیکن ہمارے کے ساتھ ہر جگہ ہو طلاق
 ہو جائے حد کے لئے ہر جگہ کر لے ہر جگہ ہو جائے حد کے لئے ہر جگہ لگس
 قن قن کے لئے ہر جگہ کر لے۔ (حوالہ گورہ، مکران)

جواب: **دلیل اللہ** کے قن قن کی آیت یا حد کے میں جان لو آیت ہستی
 سورہ احکم ان کلمہ حد قن۔ ڈاکٹر صاحب کو واقعی ہی صرف فی مسطوروں پر غور
 حاصل نہ اسلام کے بارے میں مکمل مطالعہ یا یہی حد اور قن مسائل سے
 ڈاکٹر صاحب کو پتہ نہ لگتی ہے اور خود بھی گمراہی کا شکار ہے وہی اور اس میں کو بھی نہ
 لکھ کر ہے یہی حد مسائل سے کر سکتا ہوں گے اور ہر جگہ ہوں کی تعلیم مت لیں۔

ڈاکٹر صاحب کے غلط حوالہ جات

ڈاکٹر صاحب قرآن پاک کی آیت جان لے کہ اس پر ہر جگہ اس طرح جان

کرتے ہیں کہ کائنات کی بنی کو مصلحتی سے بچاؤ اور آپس میں مصالحت و مصلحت کی بنی کیا ہے کائنات کی بنی ہے قرآن و کتبِ حدیث و احکامِ تعالیٰ فرماتے ہیں قرآن اور کتبِ حدیث و احکامِ تعالیٰ سے بچاؤ اور آپس میں مصالحت و مصلحت بڑا چیز و ذکرِ مہم ہے جس سے انجیل و کتبِ کفر و کفر یہاں بھی ظاہر صاحب نے آیت مہربان کی تعمیرِ راجی بتاتی دیتے سے کی اور کتبِ غدار کی شریعت کی حدیث کے مطابق ”تعمیر و ترمیم“ کرنے والا کا لہذا احکام ہے۔ لہذا اگر صاحب کتب چاہے یا نہ چاہے اگر نہیں تو ہر اپنے اصول کے مطابق قرآن و کتبِ حدیث سے کتب و کتب کی بنی سے مراد ”کتب“ حدیث و احکام کی بنی ہے۔

ہمارا ذکر صاحب کتبہ ہیں کہ "انہ تعالیٰ فرماتے ہیں قرآن اور حجی حدیث کو مضبوطی سے پکڑنا" تو آپ ذکر صاحب ہمیں یہ حدیث پیش کریں کہ انہ عز وجل نے کہا ابراہیم علیہ السلام کہ حجی حدیث کو مضبوطی سے پکڑو۔

مذکورہ صاحب کہتے ہیں کہ ”چاروں مذاہب کہتے ہیں کہ قرآن کے بعد سب سے اعلیٰ حد تک آئی ہے مگر جتنی بھی کی۔ چنانچہ دوسرے مذاہب آگاہ کہ چاروں مذاہب سے جو وہ چاہیں کہنے نہ لگتا ہوا ہوا تسلیم کیجئے۔“

تاکہ حج بخاری کی کہیں حدیثیں ہیں کہ آئیں زور دیا ہو لیکن مذکورہ کرام جلسہ جمعیت
الجمہورہ گجرات کے چھ مئی ۱۹۲۷ء سے ہوئیں حالانکہ حج بخاری شریعت میں ایک بھی
حدیث صحیحہ ۱۹۲۷ء سے آئیں کہیں کی موجود نہیں ہے کہیں حدیث تو صحیحہ ۱۹۲۷ء کی بات
ہے۔ لہذا اگر صاحب خطہ حوالہ ذکر کو کوئی کے ساتھ سمجھے صاحب خطہ کو کسی خدا پرستان
مطالعہ کر لیں گے صاحب خطہ کے خطہ اور نام کے حوالہ میں پابند انہماک ہو جائے گا۔
اکثر نام کے ساتھ ذکر صاحب خطہ کے گزارش کر سکتے ہیں کہ وہ دینی علم کے بارے میں کچھ
علم ہی کسی حد تک یا دینی پسند دینی سے حاصل کریں یا پھر وہ تواتر تواتر تواتر تواتر تواتر
۱۹۲۷ء سے مسلمانوں کو کریں۔

♦ ڈاکٹر صاحب انگریزی لباس کیوں پہنے؟

تاریخ طوطے کے مطابق ڈاکٹر صاحب کے چہرے پر کرام ہیں ان میں ہی ایک تھا کہ ڈاکٹر صاحب تقریباً ۱۹۵۰ء میں پہلے بارے میں فرزند ہوئے ہیں۔ آج ان کی موت کے مطابق لباس تو کیا عام شلواری میں بھی پہنے نہیں پہنے کیا گیا۔ حالانکہ بعض چہرے کا ٹوٹا کر ان میں ہو رہا ہے کہ جسے اسے کہہ لے گا، اسے میرے دل کے اندر یہ ڈاکٹر کی آنکھیں مل جائیں گی (۱۹۵۲ء) اور اسی بات کو بطور دلی بھاری شریک میں لکھ لیا گیا ہے (ڈاکٹر صاحب طوطے)۔

یہ بات تو سچ ہے کہ جوش شریک سے تمام کام ۱۹۵۰ء میں چلے گئے تھے تو یہ ہے کہ کیا ہی پاکہ۔ یہاں لباس پہنا کرتا ہے۔ کیا صحابہ کرام۔ یہاں لباس پہنا کرتا ہے۔ کیا مسلمان میں چھان کی گئی ہے کہ نہیں جیسا ہے تو ہمارے کو اختیار کیوں نہیں کیا جاتا؟ اسی طرح ڈاکٹر صاحب صاحب بدلتے چہرے میں کیا بالکل ایسی بڑی پہننے کا ٹوٹا کر کسی حد تک شریف سے ہے۔ یہاں حال ڈاکٹر صاحب سے گزارش ہے کہ کم از کم عام شلواری میں پہن لیا کریں جو عام طور پر مسلمانوں کا شعور ہے جوش شریک مسلمانوں کی ایجاد نہیں بلکہ قدیم مسلمانوں کی ایجاد ہے اس سے یہ چیز بہتر ہے کہ نہ کلام کے ساتھ یہ اگرچہ ہی لباس دیکھیں گے۔

♦ - پردہ اٹھاتا ہے - ♦

قاری کرام! آج ہم نے تو دیکھا ہے لیکن قبول تو کیا ہی ہوتا ہے کیجئے ایک کی حقیقت ہم آپ کے سامنے پیش کرتے ہیں کہ ڈاکٹر صاحب صاحب جو کہ عام لباس میں بہت کم سامان ملتی ہے بیٹھے ہیں ان کا ایک یا ان بھی ایسا سوچا نہیں جس میں انہوں نے کوئی ایک شکل حد تک ملتی ہوئی ملتی ہوئی ہے۔ اس کے ساتھ ہی اس کی حد صرف اور صرف یہی ہے کہ انہوں نے کسی حد تک بڑی بڑی ہندوئی سے باقاعدہ بنی

تعلیم حاصل ہی نہیں کی جیسا کہ خیر والہز صاحب نے اپنے ۲۰۰۰ء میں اس بات کا
 اقرار بھی کیا تو اس شخص میں نے آج تک کوئی مقصد نہ کر سکا تو کبھی ایک حد تک
 مکتبہ پر ہی نہ آیا اسلام کا یہ بڑا عقلمند اور عقل مند شخص کہہ سکتا ہے میں دیکھ رہا ہوں اس کی یہ
 ہے کہ امام اعظم ابو حنیفہ **رحمہ اللہ** کیسے علمی پکاڑیہ اور ماضی کو دبا ہے۔

لہذا ہم قاضی خیر صاحب کو مشورہ دیتے ہیں کہ اسلام کے بارے میں آپ کی تحقیق آپ کا
 علم ہے لہذا اس شخص سے اور دیگر صاحب فکر کے مسائل پر بحث کرنا آپ کو بیزگار
 رہے نہیں اس لیے اس میں آپ کی اختلافی مسائل پر گفتگو کر سکتے ہیں لہذا اس لیلہ کی
 بجائے آپ فی مسلوں ہی کی لیلہ کریں۔ میں تو ای میں آپ کی بات ہے نہ نہ ملو تو نہ
 دہائی کا پتہ لگتا نہیں ہے۔

۴۔ ڈاکٹر ڈاکٹر نائیک کو چیلنج۔

ڈاکٹر ڈاکٹر نائیک صاحب فی مسلوں اور دعوامہ دین کے سامنے بیٹھا چلتے کھڑے
 ہیں، دینا دین من مانا جواب دے کر کھینچتے ہیں کہ میں نے سمجھ لیا اور لیا جاتا ہے ڈاکٹر
 صاحب وقت و طعن ناخوار ہیں۔ ڈاکٹر صاحب نے تھکیے، آ کر کرام **رحمہ اللہ** کے مسائل
 اور عقلی کے دیگر مسائل اور طریقوں پر بحث تو کر لیا ہے اور ان کو کھانا دیا ہے کہ اس کی
 کوشش کی ہے میں ناگوار جواب دے رہا ہوں۔ اس کتابچے میں جان کر لیا ہے۔

نام برہمہ حاجی قاسم **رحمہ اللہ** اصل سنہ ۱۹۸۰ء (۱۹۸۰ء) کی طرف سے جناب
 ڈاکٹر نائیک کو چیلنج کرتا ہے کہ اس میں مسائل پر قرآن و حدیث کی روشنی میں ہم سے
 ٹکھوئے عام TV پر: "مباحثہ" (Debate) کر لیں لیکن شرط یہ ہے کہ باغی و غلام
 کہیں باغی و غلام دین کی طرف سے کسی حد تک نہ ہو سکتے ہوں تو باغی و غلام دین کی
 شرعاً واجبہ اور صاحب باغی و غلام دین کے لئے طے لگائی جائیں گی۔ ہم خود سے
 ڈاکٹر صاحب کی طرف سے باغی و غلام دین کرنے کے لئے جان لیوا جناب کے منتظر ہیں۔

Nafse Islam

نفس اسلام

WWW.NAFSEISLAM1.COM